سید ابومعاویہ ابوذر بخاری

''وقت کی آواز''

کپکپاتی ہیں اگر وحشتیں ڈرتے کیوں ہو؟
طلعتِ شوق کی تنویر یونہی ہوتی ہے
چشمِ ایام سے خوں بن کے برستا ہے جلال
جب وہ اخلاف کی نکبت پہ لہو روتی ہے
دورِ ماضی کا جہانتاب وہ عہدِ زریں!
دُرجِ تاریخ کا یکتا و گراں موتی ہے
ہے یہ دنیا و جہاں مزرعِ عقبیٰ لاریب
حاصلِ عمر ہے تدبیر جسے بوتی ہے
تم میں مفقود ہے گر عزمِ مکافاتِ عمل
پھر نہ دو طعنہ کہ تقدیر پڑی سوتی ہے

*

جب کھلا غنچۂ ایقاں تو فسوں زار جہاں
صورتِ برق طپاں شعلہ فشاں بھڑکے گا
جب جلی تیرگیِ یاس میں شمعِ امید
ظلمتوں میں بھی تجلی کا سماں پھڑکے گا
فکر بدلیں گے، نظر بدلے گی، تم بدلو گے!
پھر تو کردار میں ایثارِ نہاں دھڑکے گا

میں تو کہتا ہوں طواغیت تڑپ اٹھیں گے
دستِ الہام سے جب عقل کا در کھڑکے گا
بجلیاں ظلم کی گرتی ہوئی رک جائیں گی
اتنی شدت سے رعد فغاں کڑکے گا

*

وقت کے قصر میں فغفور و سکندر ہی نہیں
میرے دامن میں خلافت بھی ہے جمہور بھی ہیں
میری منزل کا نشاں نجم سحر ہی تو نہیں
میری وادی میں کئی مہرفشاں طور بھی ہیں
نالۂ دل، دودِ فغاں ہی نہیں میری نوا
میری آواز میں پنہاں کئی منشور بھی ہیں
میری نظروں میں ہیں دہقان و عوام و مزدور
چبھتے نشتر بھی ہیں، رِستے ہوئے ناسور بھی ہیں
میرے افکار کی پہنائیاں دیکھو کہ یہاں
دین و دنیا کے قوانین ہیں دستور بھی ہیں

*

☆☆